کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری
المعروف
حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید
ڈاکٹر خالق داد ملک ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک   ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر
جامعہ حنفیہ غوثیہ بھاٹی چوک لاہور
0345-4666768,0322-4973954

کتاب : کشف المحجوب (کلام المرغوب)

مصنف : حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخشؒ

مترجم : علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری

تحقیق، تخریج وتدوین جدید: ڈاکٹر خالق داد ملک، چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف پنجاب

باہتمام : قاری محمد عارف سیالوی، مہتمم جامعہ حنفیہ غوثیہ لاہور

نگران : صاحبزادہ محمد طاہر شہزاد سیالوی، چیئرمین مکتبہ شمس وقمر

حافظ محمد کاشف جمیل، مینجنگ ڈائریکٹر مکتبہ شمس وقمر

کمپیوٹر ورک : طاہر مقصود

سال اشاعت : فروری ۲۰۱۲ء / ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ

تعداد : 500

ناشر : مکتبہ شمس وقمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک لاہور

0345-4666768 0322-4973954

تیسرا باب

تصوّف

فصل:

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کا ارشاد ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ (١)

''خاص بندگانِ الٰہی وہ ہیں جو زمین پر جھک کر چلتے ہیں اور جب جاہل انہیں چھیڑیں تو وہ بجائے جواب کے، ان سے کہہ دیتے ہیں کہ اچھا خوش رہو۔''

اور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا یُؤْمِنُ عَلٰی دُعَائِهِمْ کُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِیْنَ .

''یعنی جس نے اہلِ تصوف کی آواز سن کر ان کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ اللہ کے نزدیک غافلوں میں لکھا گیا۔''

(مگر یہ سمجھنا ضروری ہے کہ صوفی کون ہے اس لیے کہ) لوگوں نے نام صوفی کی بہت سی تعریفیں بنا رکھی ہیں اور اس بحث میں بہت سی کتابیں بھی تالیف ہو چکی ہیں۔ ایک جماعت تو کہتی ہے کہ صوفی کو صوفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ کمبلی اوڑھتا ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ صوفی کو صوفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ بروزِ قیامت صفِ اوّل میں ہوں گے، ایک گروہ اس طرف گیا کہ صوفی وہ کہا جا سکتا ہے جو اصحابِ صُفّہ کے ساتھ محبت و وِلا کا رابطہ رکھے۔ ایک فرقہ کہنے لگا کہ صوفی ایک اسم ہے جو صفا سے مشتق ہے۔ یعنی جس کے اندر و باہر صفائی ہے وہ صوفی کہلانے کا حقدار ہے۔ اگرچہ بلحاظِ طریقت ان توجیہات میں بہت سے لطائف حاصل ہو سکتے ہیں لیکن آخری طبقہ کی تعریف کے اعتبار سے لغوی معنی اس کے علیحدہ ہی نکلیں گے گرچہ صفا بمعنی صفائی ہے اور صفائی ہر پہلو سے اچھی ہے اور صفائی کی ضد کدورت ہے۔

اور حضور ﷺ نے بھی فرمایا:

١۔ سورۃ الفرقان: ٦٣

اس لیے کہ صفاء حقیقی کے لیے ایک اصل اور ایک فرع ہے اصل تو دل کا ماسوا اللہ تعالیٰ سے منقطع ہونا ہے اور فرع دل کا دنیا غدار کی محبت سے خالی کر دینا اور یہ دونوں صفتیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں تھیں جن کا نام حضرت عبداللہ ابو بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس لیے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہی وہ ہستی ہے جسے امامِ اہلِ طریقت اور مقتداء اہلِ تصوف کہا جائے اور یہی وہ پاک باطن تھے جن کا دل اغیار سے اس قدر صاف تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی آپ کی ہستی کا ہمسر کوئی نہ تھا، بوقت وفات قیامت آیات سرور عالم ﷺ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس عالی جناب گردوں رکاب کی جدائی سے اس قدر دل شکستہ تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے از خود رفتگی میں برہنہ تلوار کھینچ کر با آواز بلند فرما دیا: خبر دار جس نے کہا کہ حضور سرور عالم ﷺ انتقال فرما گئے ہیں، اس کا سر قلم کر دوں گا۔

حضرت افضل البشر بعد الانبیاء صدیق اکبر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور بلند آواز سے فرمایا:

اَلَا مَنْ عَبَدَ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ عَبَدَ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهٗ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ. (۱)

خبر دار رہو! جس نے حضور ﷺ کو حیّ قدیم جان کر عبادت کی، تو بیشک اُس ہستی مالک نے وجودِ عنصری سے پردہ فرمالیا اور جو عابدِ الٰہی ہے وہ سن لے کہ وہ جل مجدہٗ حیّ قدیم ہے اُسے فنا نہیں۔"

پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ﴾ (۲)

"ہمارے محبوب محمد ﷺ خدا نہیں بلکہ ہمارے رسول ہیں۔ ان سے پہلے جو رسول آئے وہ بھی دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں۔ تو کیا اگر یہ انتقال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اپنے پچھلے روّیہ پر لوٹ جاؤ گے"۔

یعنی جو محمد ﷺ کو خدا مانتا ہے اسے چاہیے کہ سن لے کہ وہ تشریف لے گئے ہیں اور جو خدائے محمد ﷺ کو پوجنے والا ہے وہ جان لے کہ وہ ذات زندہ اور قدیم ہے۔

۱۔ صحیح بخاری، ج ۱ ص ۱۲۶

۲۔ سورۃ آل عمران: ۱۴۴